

فضائل ماہ رمضان

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عبادات میں روزوں کو بہت سے فضائل و خصوصیات سے نوازا ہے، جن میں سے چند ایک ذکر کیے جاتے ہیں:

1 - روزہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کا اجر و ثواب بھی وہی دے گا، بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے ایک نیکی دس نیکیوں سے لیکر سات سو گنا تک ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: سوائے روزے کے اس لیے کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کا اجر و ثواب بھی میں ہی دوں گا، اس نے اپنی شہوت اور کھانا پینا صرف میری وجہ سے ترک کیا) صحیح بخاری حدیث نمبر (1894) صحیح مسلم حدیث نمبر (1151)

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ اس روایت پر تعلیقا کہتے ہیں:

سارے اعمال دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھائے جاتے ہیں لیکن روزہ اس تعداد میں منحصر نہیں اس لیے کہ روزہ صبر میں شامل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب اجر و ثواب سے نوازے گا} الزمر (10) دیکھیں: لطائف المعارف (283 - 284) .

پھر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ اجر و ثواب کی زیادتی کے کچھ اسباب ہیں جن میں عمل کیے جانے والی جگہ جہاں وہ عمل کیا جا رہا ہے کا شرف و مرتبہ ہے مثلاً حرم اور ایک سبب زمانے اور وقت کا شرف و مرتبہ بھی ہے جیسا کہ ماہ رمضان المبارک، اور عشرہ ذوالحجہ لہذا جب باقی اعمال کے مقابلہ میں روزہ فی نفسہ اجر و ثواب میں زیادہ ہے تو ماہ رمضان المبارک کے روزے ماہ رمضان کے شرف و مرتبہ کی بنا پر باقی سب روزوں کے اجر و ثواب سے زیادہ ثواب کے حام ہیں، اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اس ماہ مبارک کے روزے فرض کیے ہیں اور پھر

دین اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن بھی ہیں۔ اہ دیکھیں لطائف المعارف (284 - 286) اختصار کے ساتھ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ:

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہر عمل کا کفارہ ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور اس کا اجر و ثواب بھی میں ہی دوں گا) صحیح بخاری حدیث نمبر (7538) .

ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اس (روایت) کی بنا پر استثناء اعمال کے کفارہ پر دلالت کرتا ہے، اور اس کے معنی میں سب سے بہتر سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے کہ: یہ حدیث سب سے محکم اور بہتر ہے، روز قیامت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا حساب و کتاب کرے گا اور اس کے سب اعمال کے نقصان کو ادا کر دیا جائے گا اور صرف روزے باقی رہیں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذمہ جو بھی مظالم اور نقصان ہوں گے وہ اپنے ذمہ لے کر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

اسے امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے....

لہذا روزے کے متعلق یہ کہنا ممکن ہے کہ: اس کا اجر و ثواب قصاص وغیرہ میں ختم نہیں ہوتا بلکہ روزے دار کو اس کا اجر و ثواب پورا ملے گا حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہوگا تو اسے اس میں پورا اجر و ثواب ملے گا۔ اہ دیکھیں: لطائف المعارف (286) .

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ:

اللہ عزوجل کا یہ قول: " بلاشبہ یہ میرے لیے ہے " اس کے معنی میں سب سے بہتر اور اچھا قول یہ ہے کہ اس کی دو وجہیں ہیں:

پہلی: یہ کہ روزہ نفسانی خواہشات جن کی طرف نفس کا میلان ہوتا ہے انہیں اللہ تعالیٰ کے لیے ترک کرنے کا نام ہے، اور یہ چیز روزے کے علاوہ کسی اور عبادت میں نہیں پائی جاتی .

دوسری وجہ: روزہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے مابین ایسا راز ہے جس پر کوئی اور مطلع نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ روزہ باطنی نیت سے مرکب ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہو سکتا، اور ان شہوات کے ترک کرنے کا نام ہے جو عادات خفیہ طریقے سے کی جاتی ہیں۔ اہ دیکھیں: لطائف المعارف (289 - 290) اختصار

کے ساتھ۔

2 - روزے دار کو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں: جیسا کہ بخاری اور مسلم شریف کی مندرجہ ذیل حدیث میں بیان

ہوا ہے:

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(روزے دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں جن سے وہ خوشی حاصل کرتا ہے، جب روزہ افطار کرتا ہے توافطاری کی وجہ سے اور جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا) .

ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ:

رہی روزے دار کی روزہ افطار کرتے وقت حاصل کردہ خوشی تو نفوس پیدائشی طور پر ہی کھانے پینے اور نکاح وغیرہ جو اس کے موافق ہیں کی طرف میلان رکھتے ہیں لہذا جب اسے کچھ وقت کے لیے ان سے روک دیا جائے اور کسی دوسرے وقت جو کچھ اس کے لیے مباح نہیں تھا اسے جائز کر دیا جائے اور خاص کر اس کی بہت زیادہ ضرورت اور حاجت کی شدت کے وقت تو طبعی طور پر نفس اس سے خوشی حاصل کرتا ہے، تو اگر یہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے تو شرعاً بھی محبوب ہوا، اور افطاری کے وقت روزے دار بھی ایسے ہی ہے، اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے روزے دار پر دن کے وقت ان شہوات والی اشیاء کا استعمال حرام کیا ہے، اور اسے ان اشیاء کی روزوں کی رات میں اجازت دی ہے، بلکہ رات کے شروع اور آخر میں تو کھانا پینا زیادہ محبوب ہے.... روزے دار اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے اور اس کی اطاعت کے لیے دن کے وقت شہوت اور کھانے پینے کی اشیاء ترک کرتا ہے تو رات کے وقت اللہ تعالیٰ کا تقرب اور اس کی اطاعت میں انہیں استعمال کرنے میں جلدی کرتا ہے۔

اس نے ان اشیاء کو ترک کیا تو اپنے رب کے حکم سے اور انہیں دوبارہ استعمال کیا تو پھر بھی اپنے رب کے حکم سے ہی، دونوں حالتوں میں ہی وہ اپنے رب کا مطیع و فرمانبردار ہے.... اور اگر وہ کھانے پینے میں قیام کرنے اور روزہ رکھنے کے لیے بدنی طاقت حاصل کرنے کی نیت کی تو اسے اس کا ثواب حاصل ہوگا، جس طرح اگر اس نے دن یا رات کے وقت نیند کرنے میں اعمال کرنے کی طاقت حاصل کرنے کی نیت کی ہو تو اس کی نیند بھی عبادت بنے گی...

جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے جو کوئی اسے سمجھ جائے وہ اسی پر نہیں رہے گا کہ روزے دار کو روزہ افطار کرتے وقت خوشی حاصل ہوتی ہے بلکہ اگر وہ اس طرح افطاری کرتا ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہوگا:

{کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے انہیں خوش ہونا چاہیے یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں} یونس (58)

لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی افطاری حلال چیز پر ہو، اور اگر وہ کسی حرام چیز پر افطاری کرے تو وہ ان میں سے ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء سے تو روزہ رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کے ساتھ روزہ افطار کرتے ہیں، تو ایسے شخص کی دعاء قبول نہیں ہوتی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے شخص کے بارہ میں فرمان بھی ہے جو دور دراز کا سفر طے کرتا اور دعا کے لیے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے یا رب یارب کہتا ہے لیکن اس کا کھانا پینا حرام کا اس کا لباس حرام کا اور اس کی غذا بھی حرام کی تو اس کی دعاء کیسے قبول ہو۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1015) اس کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

اور روزے دار کی رب سے ملاقات کے وقت خوشی اور فرحت اس لیے ہوگی کہ جو اسے روزہ کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملے گا تو وہ اس کا بہت زیادہ ضرورت مند بھی ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{اور تم جو نیکی بھی اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں زیادہ پاؤ گے} المزمّل (20)

اور ایک مقام پر فرمایا:

{اس دن ہر نفس نے جو عمل بھی کیا ہوگا وہ موجود پائے گا} آل عمران (30)

اور ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

{جو کوئی بھی ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا} الزلزال (7) اھ دیکھیں: لطائف المعارف (293 - 295) .

3 - روزے دار کے منہ کی بواور سرانڈ اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث سے واضح ہوتا ہے:

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو روزے دار کے منہ کی بو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی ہے) صحیح بخاری (1894) صحیح مسلم (1151) .

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: خلوف فم الصائم: خلوف اس بو کو کہتے ہیں جو روزے کی وجہ سے معدہ خالی ہونے کی بنا پر معدہ سے سرانڈ اٹھے، یہ دنیا میں تو انسانوں کو اچھی نہیں لگتی لیکن اللہ تعالیٰ کو بہت اچھی ہے کیونکہ یہ اس کی اطاعت اور اس کی رضا مندی کے حصول کے لیے کی گئی اطاعت و فرمانبرداری کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ روزے دار کے منہ کی بو یعنی خلوف اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کے دو معنی ہیں:

ایک معنی تو یہ ہے کہ:

جب دنیا میں روزہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے مابین ایک سر اور راز تھا، تو اللہ تعالیٰ نے آخرت میں اسے مخلوق کے سامنے علانیہ طور پر ظاہر کر دیا تا کہ اس کے ساتھ روزے دار مشہور ہو جائیں، اور دنیا میں اپنے روزے کے اخفاء کی بنا پر آخرت میں لوگوں کے مابین اپنے روزے کا اجر و ثواب جان لیں

دوسرا معنی :

جس کسی نے بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے کوئی عمل کیا اور اس عمل کی بنا پر دنیا میں کچھ ایسے آثار اور علامات پیدا ہوں جو نفسوں کو اچھی نہ لگیں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ آثار ناپسندیدہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی زیادہ پسندیدہ اور اچھے ہیں، اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و اتباع اور پیروی اور اس کی خوشنودی کے حصول کے لیے کیے گئے عمل کی بنا پر پیدا ہوئے ہیں، لہذا اعمال کرنے والوں ان کے دلوں کو خوش کرنے کے لیے اس کی انہیں دنیا میں ہی خبر دی گئی ہے تا کہ وہ دنیا میں اس چیز سے کراہت نہ کریں . دیکھیں : لطائف المعارف (300-302) مختصراً .

4 - اللہ تعالیٰ نے روزے داروں کے لیے جنت میں ایسا دروازہ تیار کیا ہے جس سے صرف روزے دار ہی داخل ہونگے ان کے علاوہ کوئی بھی اس میں سے داخل نہیں ہوگا جیسا کہ مندرجہ ذیل بخاری اور مسلم کی حدیث میں بیان ہوا ہے:

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جنت میں ریان نامی دروازہ ہے روز قیامت جس میں سے صرف روزے دار ہی داخل ہونگے کوئی اور اس میں سے داخل نہیں ہوگا، پوچھا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟، روزے دار اس میں سے داخل ہونگے، جب آخری روزے دار داخل ہو جائے گا تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس میں سے کوئی بھی داخل نہیں ہوگا) صحیح بخاری (1896) صحیح مسلم حدیث نمبر (1152) .

5 - جس کسی نے بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو ستر برس آگ سے دور کر دیتا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل بخاری اور مسلم شریف کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے:

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(کوئی بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کا روزہ نہیں رکھتا مگر اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو ستر برس آگ سے دور کر دیتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (2840) صحیح مسلم حدیث نمبر (1153) .

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

سبیل اللہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری مراد ہے، تو اس سے مراد یہ ہوئی کہ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور خوشنودی کے حصول کے لیے روزہ رکھا۔ دیکھیں فتح الباری ابن حجر (2840) .

6 - روزہ آگ سے ڈھال (یعنی بچاؤ) ہے، صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(روزے ڈھال ہیں)

اور عثمان بن ابوعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

(روزے آگ سے اس طرح ڈھال (بچاؤ) ہیں، جس طرح لڑائی میں تمہارے لیے ڈھال بچاؤ ہوتی ہے) مسند احمد (22 / 4) سنن نسائی حدیث نمبر (2231)، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الترغیب (967) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

7 - روزے خطاؤں اور گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے:

حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" آدمی کا اس کے مال اور اولاد اور اہل و عیال اور پڑوسی میں فتنہ و آزمائش ہے، اسے نماز، روزہ، صدقہ و خیرات اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ختم کر دیتے ہیں اس کا کفارہ بنتے ہیں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (525) صحیح مسلم حدیث نمبر (144)۔

8 - روز قیامت روزے دار کے لیے روزہ سفارش کرے گا:

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن روزہ اور قرآن مجید بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا یا رب میں نے اسے کھانے پینے اور شہوت سے روکے رکھا اس کے متعلق میری سفارش قبول کر، اور قرآن مجید کہے گا: میں نے رات کے وقت اسے سونے سے روکے رکھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

مسند احمد (2 / 174) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الترغیب (969) میں صحیح قرار دیا ہے۔